

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

Let's Enlighten Ourselves with the Qur'an

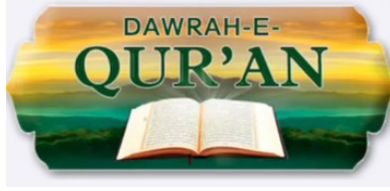
DAWRAH-E- QUR'AN



DR. FARHAT HASHMI

Juz 1

**Mindmaps, Summary
&
Action Points**



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد و ثنا

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا لِكَ يَوْمَ الدِّينِ،
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ،
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِنُورِ الْإِسْلَامِ، وَأَرْشَدَنَا لِطَرِيقِ الْعِلْمِ وَالْإِيمَانِ،
الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى.

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، بدلے کے دن کا مالک ہے،
سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے قلم کے ساتھ لکھنا سکھایا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا،
سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اسلام کے نور کی طرف ہمیں ہدایت دی اور علم اور ایمان کے راستے کی طرف ہماری راہ نمائی کی،
سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ اور بابرکت تعریف، جیسے ہمارا رب پسند کرتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے۔

قرآن سیکھنے کی اہمیت

قرآن اللہ کی طرف سے عظیم نصیحت، ہدایت اور رحمت

• يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ () قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ
(یونس: 57-58)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے عظیم نصیحت اور اس کے لیے سراسر شفا جو سینوں میں ہے اور ایمان والوں کے لیے سراسر ہدایت اور رحمت آئی ہے۔ کہہ دیجیے (یہ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی سے ہے، سو اسی کے ساتھ پھر لازم ہے کہ وہ خوش ہوں۔ یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

بہترین لوگ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی ہے

قرآن کی مجالس میں رحمت و سکینت اترنا

دنیا و آخرت کے فائدے ملنا

بابرکت کتاب ہے

• ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: کسی بھی بندے کے لیے قرآن کی قراءت، اس میں لمبا غورو فکر کرنے اور اپنی سوچ کو آیات کے معانی پر مرکوز کرنے سے بڑھ کر اس کی زندگی اور آخرت میں زیادہ فائدہ مند اور اس کی نجات کو زیادہ قریب کرنے والی چیز کوئی نہیں ہے۔

سورة الفاتحه

آیات: 1-7

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (1)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (2) الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ (4)

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (5) اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (6)

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (7)

اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

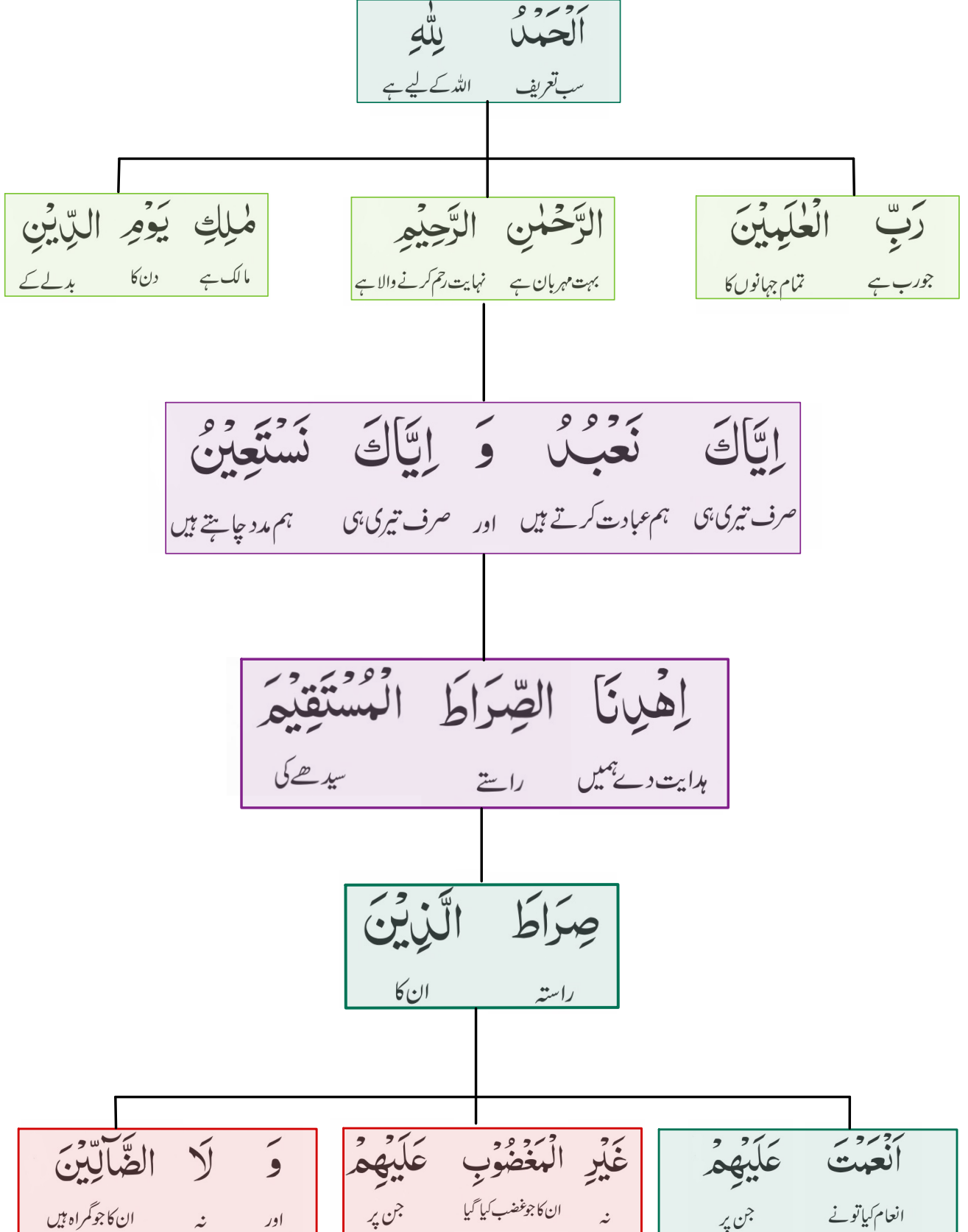
سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بدلے کے دن کا مالک ہے۔ صرف تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔

ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کا نہیں جن پر (تیرا) غضب ہوا اور نہ گمراہ ہونے والوں کا۔

سورة الفاتحه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○



سورة الفاتحه میں اللہ کے پانچ نام

اللہ، الرب، الرحمن، الرحیم، مالک

رب کا معنی

معبود

سردار یا آقا

مالک

اصلاح کرنے والا

ربوبیت

ایک چیز یا شخص کو درجہ بدرجہ ترقی دیتے اور پرورش کرتے
ہوئے اسے درجہ تمام و کمال تک پہنچا دینا

تمام بندوں کو پالنے والا

الرحمن اور الرحيم میں فرق

الرحيم

اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ رحمت اس کے بندوں تک پہنچے

رحمت پہنچانے والا ہے

قرآن میں "الرحيم" کا ذکر 100 مرتبہ سے زیادہ کیا گیا ہے

الرحمن

یہ اللہ کی رحمت کی وسعت پر دلالت کرتا ہے

وسیع رحمت والا ہے

مبالغہ میں "الرحيم" سے زیادہ شدید ہے

قرآن میں "الرحمن" کا ذکر 75 مرتبہ کیا گیا ہے

قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن
﴿ أيا ما تدعوا فله الأسماء الحسنى ولا تجهر ﴾
بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا

سورة البقره

الْم

الْم

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ

یہ کتاب

قرآن

نفس اور کائنات کے اسرار کھولنے والی کتاب

الَّذِينَ

وہ جو

شرائط

لَا رَيْبَ فِيْهِ

نہیں کوئی شک اس میں

شک سے پاک

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

ہدایت ہے متقی لوگوں کے لیے

متقین کے لیے ہدایت

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ

اور اس سے جو رزق دیا ہم نے انہیں وہ خرچ کرتے ہیں

وَيُعْبَدُونَ الصَّلٰوةَ

اور وہ قائم کرتے ہیں نماز

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

ایمان لاتے ہیں غیب پر

وَالَّذِينَ

اور وہ جو

يُؤْمِنُونَ

ایمان لاتے ہیں

بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

اس پر جو نازل کیا گیا طرف آپ کے

وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

اور جو نازل کیا گیا آپ سے پہلے

وَبِالْآخِرَةِ

اور آخرت پر

هُمْ

يُوقِنُونَ

وہ یقین رکھتے ہیں

وَأُولَٰئِكَ

اور یہی لوگ ہیں

هُمْ الْمُفْلِحُونَ

وہ جو فلاح پانے والے ہیں

انجام: ابدی فلاح

أُولَٰئِكَ

یہی لوگ ہیں

عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ

ہدایت پر اپنے رب کی طرف سے

ہدایت یافتہ گروہ

سورة البقره

آیت: 3

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (3)

وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے
انہیں دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔

غیب سے مراد

وہ حقائق ہیں جو انسان کے حواس اور عقل کی رسائی سے باہر ہیں

حدیث جبریل، جس کے راوی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اس میں رسول اللہ ﷺ نے
ایمان کی تعریف یہ بیان فرمائی کہ آدمی اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے
رسولوں پر، یوم آخرت اور اچھی یا بری تقدیر پر ایمان لائے۔ [مسلم: 8]
• یہ سب چیزیں غیب میں شامل ہیں، کیونکہ انہیں دیکھے بغیر ان پر ایمان رکھا جاتا ہے۔

غیب پر ایمان لانے والے متقی ہیں

نماز قائم کرنا

اعضا کا فعل

ایمان بالغیب

دل کا فعل

آیت: 4

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ

يُوقِنُونَ (4)

اور وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا ہے اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

نبی ﷺ پر کیا اتارا گیا؟

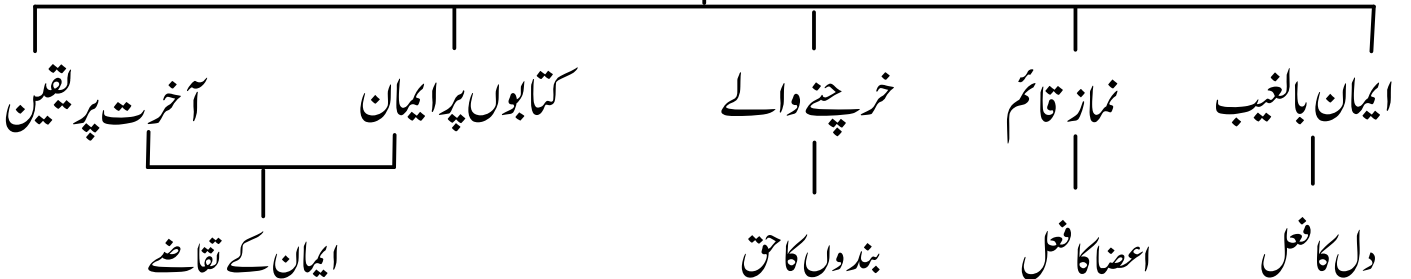
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

قرآن سنت

أَهْدِنَا
الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيمَ

ہدایت مانگی

اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی شرائط دیں



آیت: 6

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
(6)

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

کون لوگ ایمان نہیں لائیں گے؟

لَا يُؤْمِنُونَ

وہ لوگ جو پچھلی آیات میں مذکور چھ چیزوں کا یا ان میں سے بعض کا انکار کر دیتے ہیں اور ہٹ دھرمی کی اس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ اگر یہ حق بھی ہو تو ہم اسے نہیں مانیں گے،

حق سننے

حق بولنے

حق دیکھنے

آیت: 7

خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (7)

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

اعمال بد کے نتیجے میں مہر لگنا

• یہ مہر اگرچہ اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے، مگر اس کا باعث ان کا عمل ہے

گناہ کا دل کو سیاہ کرنا

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، پھر جب وہ باز آجائے استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل چمک جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو نکتہ بھادیا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے،

یہی وہ زنگ ہے جو اللہ نے ذکر فرمایا ہے:

(كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) [المطففين: 14]

”ہر گز نہیں، بلکہ زنگ بن کر چھا گیا ہے ان کے دلوں پر جو وہ کماتے ہیں۔“

دلوں پر مہر کب لگتی ہے؟

گناہوں کی کثرت

حق کا انکار

آیت: 9

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (9)

وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے حالانکہ یہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دے رہے ہیں اور یہ اس کا شعور بھی نہیں رکھتے

بیمار دل اچھے برے کا شعور کھو بیٹھتا ہے

• (لَا يَشْعُرُونَ)

دل بیمار ہو تو اچھے برے کا شعور بھی ختم ہو جاتا ہے، پھر آدمی اچھے کو برا اور برے کو اچھا سمجھنے لگتا ہے،

(أَقَمَنْ زَيْنَ لَهُ سُوءَ عَمَلِهِ فَرَأَاهُ حَسَنًا) [فاطر: 8]

”تو کیا وہ شخص جس کے لیے اس کا برا عمل مزین کر دیا گیا تو اس نے اس کو اچھا سمجھا (اس شخص کی طرح ہے جو ایسا نہیں؟)“

منافق

دنیا کی طرف جھکاؤ

عملی زندگی ان کے دلوں کی

عکاس نہیں

قول و فعل میں تضاد

ایمان کی لذت سے محرومی

وَمِنَ النَّاسِ

اور بعض لوگ ہیں

مَنْ يَقُولُ

جو کہتے ہیں

وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ

اور آخری دن پر

أَمَّنَّا بِاللَّهِ

ایمان لائے ہم اللہ پر

وَمَا

اور نہیں

هُمْ

وہ

بِؤْمِنِينَ

ایمان لانے والے

لَا يَرْجِعُونَ

نہیں وہ لوٹتے

صَمٌّ بَكْمٌ عُمًى

بہرے ہیں گو گئے ہیں اندھے ہیں

لَا يَبْصُرُونَ

نہیں وہ دیکھ پاتے

لَا يَعْلَمُونَ

نہیں وہ علم رکھتے

يَكْذِبُونَ

وہ جھوٹ بولتے

يُخَادِعُونَ

وہ دھوکہ دیتے ہیں

يَعْمَهُونَ

وہ بھٹکتے پھرتے ہیں

مُسْتَهْزِئُونَ

مذاق اڑانے والے ہیں

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ

ان کے دلوں میں مرض ہے

السُّفَهَاءُ

بے وقوف ہیں

لَا يَشْعُرُونَ

نہیں وہ شعور رکھتے

الْمُفْسِدُونَ

فساد کرنے والے ہیں

انجام

دردناک عذاب

آیت: 17

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ

اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ (17)

ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی پھر جب (اس آگ نے) اس کے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا، یہ نہیں دیکھ پاتے۔

دنیا میں فائدے پالینا لیکن آخرت میں اندھیرے ہی اندھیرے

• تشبیہ کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ایمان لانے کی وجہ سے دنیا میں انہیں مسلمانوں والی عزت حاصل ہوئی، مسلمانوں کے ساتھ ان کے رشتے ناتے رہے، وہ ایک دوسرے کے وارث بنتے رہے، مال غنیمت اور دوسرے بیشمار فوائد حاصل کرتے رہے، مگر جب فوت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ عزت چھین لی، جیسے اس آگ والے سے اس کی روشنی چھین لی اور انہیں بہت سے اندھیروں (یعنی قبر، یوم محشر اور جہنم کے عذاب) میں چھوڑ دیا۔ (طبری عن ابن عباس بسند حسن)



نفاق اور ریاکاری سے بچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكُذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَاۡنَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا و نمود سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے، بے شک تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے چھپے ہوئے راز جانتا ہے

آیت: 20

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (20)

قریب ہے کہ بجلی ان کی نگاہوں کو اچک لے جائے، جب بھی وہ ان کے لیے (راستہ) روشن کرتی ہے تو یہ اس میں چل پڑتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو یہ کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت لے جاتا، بے شک اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

منافقین کا ایک اور گروہ

بظاہر مسلمان

ضعف ایمان

ہمیشہ شک اور تذبذب میں مبتلا

راحت و آرام کی صورت میں مطمئن
تکالیف کا سامنا ہوتا تو شک و شبہ میں پڑ جاتے

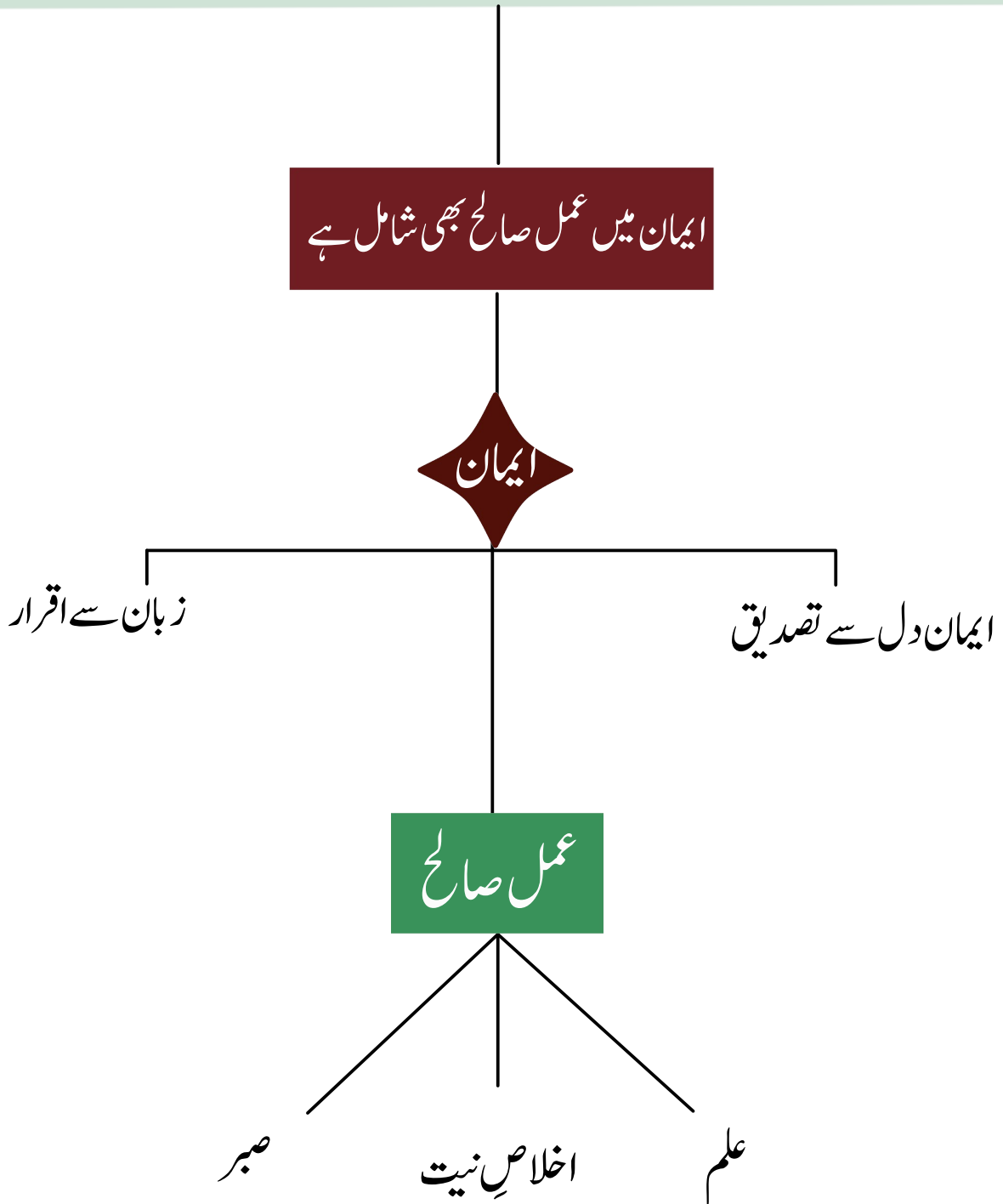
اللہ تعالیٰ نے فرمایا : (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ) [الحج: 11]

”اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو اللہ کی عبادت ایک کنارے پر کرتا ہے، پھر اگر اسے کوئی بھلائی پہنچ جائے تو اس کے ساتھ مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی آزمائش آ پہنچے تو اپنے منہ پر الٹا پھر جاتا ہے، اس نے دنیا اور آخرت کا نقصان اٹھایا، یہی تو صریح خسارہ ہے۔“

آیت: 25

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا
وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (25)

اور خوش خبری دے دیجیے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے کہ ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جب کبھی انہیں ان (باغوں) میں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو اس سے پہلے ہم دیے گئے تھے اور انہیں اس سے ملتے جلتے ہی دیے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک صاف بیویاں ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔



آیت: 26

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ
أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ
كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ (26)

بے شک اللہ اس سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھریا اس سے اوپر کسی چیز کی مثال بیان کرے، تو جو لوگ ایمان لائے
ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اور رہے وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا وہ کہتے ہیں کہ
اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ وہ اکثر لوگوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو اسی سے ہدایت بخشتا
ہے اور وہ اس سے گمراہ کرتا بھی ہے تو صرف فاسقوں کو۔

اللہ تعالیٰ کی صفت حیا

اللہ تعالیٰ بہت حیا فرمانے والا ہے اس کی حیا اس کے جلال کے لائق ہے مخلوق کی طرح کی حیا نہیں ہے

اللہ کی حیا اس کی صفات کمال میں سے ہے

بندوں کے ہاتھ خالی نہ لوٹانے والا

نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب تبارک و تعالیٰ بہت باحیا اور معزز ہے۔ وہ اپنے بندے سے شرماتا
ہے جب وہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے کہ وہ اس کے ہاتھ خالی لوٹا دے۔ [ابوداؤد: 1490]

آیت: 30

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (30)

اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں، انہوں نے کہا کیا آپ اس میں (ایسے کو خلیفہ) بنائیں گے جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا اور ہم آپ کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور آپ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ فرمایا بے شک میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

خلیفہ سے مراد

یا تمام امور خود سرانجام نہ دے سکنے کی صورت میں بعض معاملات میں اس کا نائب ہو

جو کسی کی موت کے بعد یا اس کے غائب ہونے کی صورت میں اس کا جانشین بنے

یہاں خلیفہ سے اللہ کا خلیفہ مراد لینا درست نہیں

کیونکہ

نہ وہ اپنے کاموں میں کسی کا محتاج ہے

نہ وہ غائب ہے

نہ اللہ تعالیٰ پر موت آئے گی

• ان آیات سے معلوم ہوا کہ فرشتے ایک الگ مخلوق ہیں اور وہ انسان کی پیدائش سے پہلے موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایمان کی تعریف میں اللہ پر ایمان کے بعد فرشتوں پر ایمان کا ذکر فرمایا

• اسی طرح خلیفہ سے مراد صرف آدم علیہ السلام نہیں بلکہ پوری نوع انسان ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ زمین میں فساد اور خون بہانا آدم علیہ السلام کا نہیں بلکہ اولاد آدم کا کام تھا۔ [ابن کثیر]

آیت: 32

قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ

الْحَكِيمُ (32)

انہوں نے کہا آپ پاک ہیں، ہم کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے جو آپ نے ہمیں سکھا دیا۔ بے شک آپ تو خوب علم رکھنے والے، بہت حکمت والے ہیں۔

فرشتوں کے پاس جزوی علم

اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا علم جزوی ہے اور وہ مقرب ہونے کے باوجود علم غیب نہیں رکھتے

غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ [النمل: 65]

• عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”جو شخص تمہیں کہے کہ نبی ﷺ غیب جانتے تھے تو بلاشبہ اس نے جھوٹ کہا، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔“

اللہ تعالیٰ کے دو نام "العلیم اور الحکیم"



وہ جو کمال حکمت کے ساتھ متصف ہے اور مخلوقات کے درمیان کمال فیصلے کرنے کے ساتھ متصف ہے

اللہ سبحانہ کوئی چیز بے کار پیدا نہیں کرتا، اور کسی بے کار کام کو مشروع نہیں کرتا اسی کے لیے دنیا اور آخرت میں حکم ہے



"العلیم"، "العلم" سے ہے یہ جہل کی ضد ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم ازلی اور ابدی ہے اس میں کسی قسم کا کوئی جہل نہیں اور اس کو کوئی نسیان بھی لاحق نہیں ہوتا

پس اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے جو ہو چکی اور جو ہوگی اس کے ہونے سے پہلے اس کو جاننے والا ہے اور کس وجہ سے ہوئی اور اس کے ہونے کے بعد کیا ہوگا اللہ یہ بھی جاننے والا ہے، اللہ مسلسل علم رکھنے والا ہے، جو ہونے والا ہے وہ بھی اور جو ہو چکا ہے اس کا بھی علم رکھتا ہے اور کوئی پوشیدہ چیز زمین میں اور آسمان میں اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے، اس کے علم نے تمام اشیاء کا احاطہ کر رکھا ہے ان کے باطن کا، ان کے ظاہر کا، ان کی باریکی کا اور ان کی بڑائی کا، اور مکمل امکان کے ساتھ۔

"العلیم الحکیم" 29 مرتبہ اللہ کی کتاب میں مل کر آئے ہیں۔

آیت: 40

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا
بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ (40)

اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور تم میرے عہد کو پورا کرو، میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

بنی اسرائیل سے خصوصی خطاب

اہل کتاب ہونے کی وجہ سے ان کا زیادہ حق ہے کہ وہ نبی ﷺ پر ایمان لائیں۔
یہ خطاب کبھی انعامات یاد دلا کر ہے جو ان پر کیے گئے، کبھی ان کی بد اعمالیوں پر ڈانٹ کے
ساتھ ہے اور کبھی ان سزاؤں کے ذکر کے ساتھ ہے جو ان کی نافرمانیوں پر انہیں دی
گئیں۔

یہاں سے لے کر آیت ایک سو سینتالیس تک ان پر دس انعامات، ان کی دس بد اعمالیوں اور
انہیں دی جانے والی دس سزاؤں کا ذکر ہے۔ (التسہیل)

آیت: 48

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (48)

اور ڈرو اس دن سے جب کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اس سے
کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ وہ
مدد کیے جائیں گے۔

نعمت یاد دلانے کے بعد قیامت سے ڈرایا جانا

باطل گمان کی تردید

بنی اسرائیل میں فساد کی اصل وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے انبیاء اور علماء پر ناز کرتے
تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم خواہ کتنے ہی گناہ کر لیں ہمارے بزرگ اور آباء و
اجداد ہمیں بخشوا لیں گے، ان کے اسی باطل گمان کی تردید کی گئی ہے۔

وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ
كَفَرُوا يَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّحَرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا
يَعْلَمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا
يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (102)

اور اس کی پیروی کرنے لگے جو سلیمان کی سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ
شیطانوں نے ہی کفر کیا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ (اس کے پیچھے لگ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں
ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو صرف
آزمائش ہیں پس تم (جادو سیکھ کر) کفر نہ کرو۔ پھر بھی لوگ ان دونوں سے (وہ چیز) سیکھتے جس سے مرد اور اس کی
بیوی میں جدائی ڈال دیں، اور وہ اللہ کے حکم کے سوا اس سے کسی کو کچھ بھی نقصان نہیں دے سکتے تھے اور وہ (ایسی
چیز) سیکھتے تھے جو ان کو نقصان پہنچاتی تھی اور فائدہ نہ دیتی تھی حالانکہ وہ خوب جانتے تھے کہ جس نے اسے خرید اس
کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور یقیناً کتنی بری تھی وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، کاش وہ
جانتے ہوتے۔

وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ

اور انہوں نے پیروی کی اس کی جو پڑھتے تھے شیاطین

جادو سے بچاؤ

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ
وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (128)
اے ہمارے رب! اور ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار بنالے اور ہماری اولاد میں
سے بھی ایسی امت اٹھا جو تیری فرماں بردار ہو اور ہمیں ہماری عبادت کے
طریقے دکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا،
نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بہت توبہ قبول کرنے والا

التواب

جو توبہ کرنے والوں پر مسلسل مہربان ہوتا رہتا ہے، اور گناہ کرنے والوں کے گناہ معاف کرتا ہے، تو جو
بھی اللہ کی طرف سچی توبہ کرتا ہے اللہ اس پر مہربانی کرتا ہے اور وہ توبہ کرنے والوں پر مہربان ہوتا ہے
س، پہلے اس طرح کہ ان کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور ان کے دلوں میں یہ بات ڈالتا ہے کہ وہ توبہ
کریں اور توبہ کے بعد بھی وہ ان پر مہربان ہوتا ہے اور ان کی توبہ قبول فرماتا ہے اور ان کے گناہوں
سے درگزر فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے

• قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ
الدُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر: 53)
کہہ دیجیے اے میرے بند و جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، بے شک
اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی توبہ بے حد بخشش والا، نہایت رحم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ دن رات توبہ قبول کرنے والا ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عز و جل رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گناہ گار توبہ
کر لے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے یہاں تک کہ سورج
اپنے مغرب سے طلوع ہو۔
[صحیح مسلم: 7165]

غور و فکر اور عمل کے نکات

اهدنا الصراط المستقیم

"اگر انسان سیدھے راستے پر چل پڑتا ہے تو صحیح منزل تک پہنچ ہی جاتا ہے"
قرآن کریم پڑھنے کے بعد اگر ہم عمل کی بات نہیں سیکھتے تو یہ ڈرنے کی بات ہے کہ کہیں دل تو سخت نہیں ہو گئے؟

کیا ہم اللہ تعالیٰ کی ساری کتاب پر عمل کرتے ہیں یا صرف اپنی پسند کے حصہ پر۔

اللہ کا تقویٰ اور اس کی محبت انسان سے اللہ کی اطاعت کرواتی ہے۔

"اگر آپ اپنے بچوں کو قرآن کھول کر نہیں دیں گے تو کون کھول کر دے گا"

ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے اسی سے امید رکھنی ہے وہ کام کرنے ہیں جس سے اللہ کی رحمت ہماری طرف متوجہ ہو۔

ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ حسنہ جو پرہیزگاری پر پورا اترے اپنے چہرہ (اپنے آپ کو) کو اللہ کے سپرد کیا عبادت کے طریقے سیکھنے کی دعا کی۔ نیک اعمال کے بعد قبولیت کی دعائیں کیں۔

اللہ کا رنگ دین کا رنگ اختیار کریں اللہ کا رنگ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا ایمان ہو

صِبْغَةَ اللَّهِ
وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً
وَنَحْنُ لَهُ عِبَادُونَ

غور و فکر اور عمل کے نکات

- 1- جب انسان اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بعض اوقات ایسے فتنے میں مبتلا کر دیتا ہے جس سے وہ کسی ایسی چیز کی محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے جو اس کے لیے وبال جان بن جاتی ہے۔
- 2- خیر سے ہمیشہ خیر ہی نکلتی ہے شر نہیں نکلتا اس لیے ہمیشہ خیر کے راستوں پر چلتے رہیں، کبھی مایوس نہ ہوں خواہ فوری نتیجہ نہ بھی نکلے۔
- 3- ہمیں ہدایت کی دعا مانگنی چاہیے کیونکہ سب سے زیادہ نفع مند دعا ہدایت کی دعا ہے۔
- 4- حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد سے عہد لیا تھا ہمیں بھی اپنی اولاد سے عہد لینا چاہیے کہ وہ ہمارے بعد کس دین پر رہیں گے، کس کی عبادت کریں گے
- 5- آدم علیہ السلام نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا بس ایک نافرمانی تھی، ایک لقمہ تھا جس کی وجہ سے جنت کا لباس اتروا لیا گیا، تو ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ تو چھوٹا سا گناہ ہے، یہ تو معمولی سی بات ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
- 6 ایک دعا کثرت سے مانگیئے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص اور قبولیت سے نواز جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اخلاص کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور عمل کی قبولیت کی دعا بھی مانگی۔
- 7- پتھر اپنے اندر پانی جمع کرتے رہتے ہیں پھر یکایک پھٹتے ہیں تو ان کے اندر سے خیر نکلتی ہے، بہ ظاہر لگتا ہے کہ سخت پتھر ہیں ان سے کوئی خیر نہیں ملے گی، اس لیے انسان کو مایوس نہیں ہونا چاہیے۔
- 8- انسان کو دوسروں کے اعمال پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے اپنے لیے خود کمائی کرنی چاہیے۔
- 9- علم کے آنے کے بعد خواہش نفس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ علم ہی کی پیروی کرنی چاہیے
- 10۔ اچھی نیت کے ساتھ شروع کیے گئے عمل کا پھل بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ جیسا بیج ڈالا جاتا ہے ویسا ہی پھل نکلتا ہے۔
- قرآن مجید کو پڑھنے کے لیے ہماری نیت اچھی ہونی چاہیے۔ ایک وقت میں کئی نیتیں بھی ہو سکتی ہیں۔

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ — وَنَحْنُ لَهُ عِبَادُونَ — وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ